ٱلۡغَـٰشِيَةِ Al-Ghashiah

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

Name

The Surah takes its name from the word *al-ghashiah* in the first verse.

Period of Revelation

The whole subject matter of the Surah indicates that this is one of the earliest Surahs to be revealed; but this was the period when the Prophet (peace be upon him) had started preaching his message publicly, and the people of Makkah were hearing it and ignoring it carelessly and thoughtlessly.

Theme and Subject Matter

To understand the subject matter well one should keep in

view the fact that in the initial stage the preaching of the Prophet (peace be upon him) mostly centered around two points which he wanted to instill in the people's minds: Tauhid and the Hereafter: and the people of Makkah were repudiating both. Let us now consider the subject matter and the style of this Surah.

At the outset, in order to arouse the people from their heedlessness, they have been plainly asked: Do you have any knowledge of the time when an overwhelming calamity will descend? Immediately after this details of the impending calamity are given as to how the people will be divided into two separate groups and will meet separate ends. One group of the people will go to Hell and they will suffer punishment; the second group will go to the sublime Paradise and will be provided with blessings.

After thus arousing the people the theme suddenly changes and the question is asked: Do not these people, who frown and scorn the teaching of Tauhid and the news of the Hereafter being given by the Quran, observe the common things which they experience daily in their lives? Do they never consider how the camels, on whom their whole life activity in the Arabian desert depends, came into being, endowed precisely with the same characteristics as were required for the beast needed in their desert life? When they go on their journeys, they see the sky, the mountains, or the earth. Let them ponder over these three phenomena and consider as to how the sky was stretched above them, how the mountains were erected and how the earth was spread beneath them? Has all this come about without the

skill and craftsmanship of an All-Powerful, All-Wise Designer? If they acknowledge that a Creator has created all this with great wisdom and power and that no one else is an associate with Him in their creation, why then do they refuse to accept Him alone as their Lord and Sustainer? And if they acknowledge that that God had the power to create all this, then on what rational ground do they hesitate to acknowledge that that God also has the power to bring about Resurrection, to recreate man, and to make Hell and Heaven.

After making the truth plain by this concise and rational argument, the address turns from the disbelievers to the Prophet (peace be upon him) and he is told: If these people do not acknowledge the truth, they may not; you have not been empowered to act with authority over them, so that you should coerce them into believing: your only task is to exhort, so exhort them. Ultimately they have to return to Us; then We shall call them to full account and shall inflict a heavy punishment on those who do not believe.

نام

پہلی ہی آیت کے لفظ الغاشیۃ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

زمانہ نزول

سورت کا پورا مضمون اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ بھی ابتدائی زمانہ کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے، مگر یہ وہ زمانہ تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغِ عام شروع کر چکے تھے اور مکہ کے لوگ بالعموم اسے سن سن کر نظر انداز کیے جا رہے تھے۔

موضوع اور مضمون

اس کے موضوع کو سمجھنے کے لیے یہ بات نگاہ میں رہنی چاہیے کہ ابتدائی زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم کی تبلیغ زیادہ تر دو ہی باتیں لوگوں کے ذہن نشین کرنے پر مرکوز تھی۔ ایک توحید، دوسرے آخرت اور اہل مکہ ان دونوں باتوں کو قبول کرنے سے انکار کر رہے تھے۔ اس پس منظر کو سمجھ لینے کے بعد اب اس سورت کے مضمون اور انداز بیان پر غور کیجیے۔

اس میں سب سے پہلے غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو چونکانے کے لیے اچانک ان کے سامنے ایک سوال پیش کیا گیا ہے کہ تمہیں اس وقت کی بھی کچھ خبر ہے جب سارے عالم پر چھا جانے والی ایک آفت نازل ہوگی؟ اس کے فوراً بعد ہی تفصیل بیان کرنی شروع کر دی گئی ہے کہ اس وقت سارے انسان دو مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر دو مختلف انجام دیکھیں گے۔ ایک وہ جو جہنم میں جائیں گے اور انہیں ایسے اور ایسے سخت عذاب جھیلنے ہوں گے۔ دوسرے وہ جو عالی مقام جنت میں جائیں گے اور ان کو ایسی اور ایسی نعمتیں میسر ہوں گی۔

اس طرح لوگوں کو چونکانے کے بعد یکلخت مضمون تبدیل ہوتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے کہ کیا یہ لوگ جو قرآن کی تعلیمِ توحید اور خبرِ آخرت کو سن کر ناک بھوں چڑھا رہے ہیں، اپنے سامنے کی ان چیزوں کو نہیں دیکھتے جن سے ہر وقت انہیں سابقہ پیش آتا ہے؟ عرب کے صحرا میں جن اونٹوں پر ان کی ساری زندگی کا انحصار ہے، کبھی یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ یہ کیسے ٹھیک انہیں خصوصیات کے مطابق بن گئے جیسی خصوصیات کے جانور کی ضرورت ان کی صحرائی زندگی کے لیے تھی؟ اپنے سفروں میں جب یہ چلتے ہیں تو انہیں یا آسمان نظر آتا ہے، یا پہاڑ، یا زمین۔ انہی تین چیزوں پر یہ غور کریں۔ اوپر یہ آسمان کیسے چھا گیا؟ سامنے یہ پہاڑ کیسے کھڑے ہو گئے؟ نیچے یہ زمین کیسے بچھ گئی؟ کیا یہ سب کچھ کسی قادر مطلق صانعِ حکیم کی کاریگری کے بغیر ہو گیا ہے؟ اگر یہ مانتے ہیں کہ ایک خالق نے بڑی حکمت اور بڑی قدرت کے ساتھ ان چیزوں کو بنایا ہے، اور کوئی دوسرا ان کی تخلیق میں شریک نہیں ہے، تو اسی کو اکیلا رب ماننے سے انہیں کیوں انکار ہے؟ اور اگر یہ مانتے ہیں کہ وہ خدا یہ سب کچھ پیدا کرنے پر قادر تھا، تو آخر کس معقول دلیل سے انہیں یہ ماننے میں تامل ہے کہ وہی خدا قیامت لانے پر بھی قادر ہے؟ انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے؟ جنت اور دوزخ بنانے پر بھی قادر ہے؟

اس مختصر اور نہایت معقول استدلال سے بات سمجھانے کے بعد کفار کی طرف سے رخ پھیر کر نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کیا جاتا ہے اور آپ سے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ لوگ نہیں مانتے تو نہ مانیں، تم ان پر جبار بنا کر تو مسلط کیے نہیں گئے ہو کہ زبردستی ان سے منوا کر ہی چھوڑو۔ تمہارا کام نصیحت کرنا ہے، سو تم نصیحت کیے جاؤ۔ آخر کار انہیں آنا ہمارے ہی پاس ہے۔ اس وقت ہم ان سے پورا پورا حساب لیں گے اور نہ ماننے والوں کو بھاری سزا دیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔	In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.
هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ؕ‏ ﴿۱﴾	کیا پہنچی ہے تمکو خبر ڈھانپ لینے والی کی۔ *1	1. Has there reached you the news of the overwhelming. *1

*1 The overwhelming: the Resurrection which will overshadow the whole world. One should know that here the Hereafter as a whole is being depicted, which comprehends all the stages from the upsetting of the present system to the resurrection of all human beings and the dispensation of rewards and punishments from the divine court.

*1 مراد ہے قیامت، یعنی وہ آفت جو سارے جہان پر چھا جائے گی۔ اِس مقام پر یہ بات ملحوظِ خاطر رہے کہ یہاں بحیثیت مجموعی پورے عالم آخرت کا ذکر ہو رہا ہے جو نظام عالم کے درہم برہم ہونے سے شروع ہو کر تمام انسانوں کے دوبارہ اُٹھنے اور اللہ تعالیٰ کی عدالت سے جزا و سزا پانے تک تمام مراحل پر حاوی ہے۔

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۙ‏ ﴿۲﴾	(بہت سے) چہرے *2 اس دن ہوں گے خوفزدہ۔	2. (Many) faces *2 on that Day shall be downcast.

*2 Some faces: some persons, for the face is the most conspicuous part of the human body by which man's

personality is judged and which reflects the good or bad states through which man passes.

*2 چہروں کا لفظ یہاں اشخاص کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ چونکہ انسان کے جسم کی نمایاں ترین چیز اُس کا چہرہ ہے جس سے اُس کی شخصیت پہچانی جاتی ہے، اور انسان پر اچھی یا بری جو کیفیات بھی گزرتی ہیں ان کا اظہار اس کے چہرے سے ہی ہوتا ہے اِس لیے "کچھ لوگ" کہنے کے بجائے "کچھ چہرے" کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

3. Laboring, weary.	محنت کرنے والے تھکے ماندے۔	عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ﴿۳﴾
4. They will enter the Fire, hot blazing.	داخل ہوں گے آگ میں دہکتی ہوئی۔	تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ﴿۴﴾
5. They will be given to drink from a boiling fountain.	پلایا جائے گا انکو ایک کھولتے ہوئے چشمے سے۔	تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ﴿۵﴾
6. No food for them except from a thorny dry grass. *3	نہیں انکے لئے کوئی کھانا سوائے ایک سخت خاردار جھاڑی کا۔ *3	لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ﴿۶﴾

*3 At some places in the Quran, it has been stated that the dwellers of Hell will be given *zaqqum* to eat; at another place it has been said that they will have no other food but *ghislin* (washing from wounds), and here that their only food will be thorny dry grass. There is, in fact, no contradiction between these statements. This may as well mean that Hell will have many different compartments in which different categories of the criminals will be lodged according to their crimes, and subjected to different

punishments. This may also mean that if they try to avoid *zaqqum* they will be given *ghislin*, and if they try to avoid even that, they will only get thorny grass. In short, they would get nothing to suit their taste.

*3 قرآن مجید میں کہیں فرمایا گیا ہے کہ جہنم کے لوگوں کو زقوم کھانے کے لیے دیا جائے گا، کہیں ارشاد ہوا ہے کہ اُن کے لیے غسلین (زخموں کے دھوون) کے سوا کوئی کھانا نہ ہو گا، اور یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ انہیں خاردار سوکھی گھاس کے سوا کچھ کھانے کو نہ ملے گا۔ ان بیانات میں درحقیقت کوئی تضاد نہیں ہے۔ ان کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جہنم کے بہت سے درجے ہوں گے جن میں مختلف قسم کے مجرمین اپنے جرائم کے لحاظ سے ڈالے جائیں گے اور مختلف قسم کے عذاب ان کو دیے جائیں گے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ زقوم کھانے سے بچنا چاہیں گے تو غسلین ان کو ملے گا، اس سے بھی بچنا چاہیں گے تو خاردار گھاس کے سوا کچھ نہ پائیں گے، غرض کوئی مرغوب غذا بہرحال انہیں نصیب نہ ہوگی۔

7. Neither will that nourish, nor satisfy against hunger.	نہ جو مفید غذا بنے اور نہ بے نیاز کرے بھوک میں۔	لَّا يُسۡمِنُ وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍؕ ﴿۷﴾
8. (Many) faces on that Day shall be joyful.	(بہت سے) چہرے اس دن ہوں گے شادمان۔	وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ ﴿۸﴾
9. With their efforts well pleased. *4	اپنی محنت کے بدلے راضی۔ *4	لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ ﴿۹﴾

*4 That is: they will be overjoyed to see the best results in the Hereafter of their endeavors and deeds in the world; they will be satisfied to see that they had, in fact, made a profitable bargain in that they had adopted a life of faith, virtue and piety, by sacrificing the desires of the flesh, undergone hardships in carrying out their obligations, endured afflictions in obeying the divine commands,

incurred losses and suffered deprivation of benefits and pleasures while trying to avoid sins and acts of disobedience.

*4 یعنی دنیا میں جو سعی و عمل کر کے وہ آئے ہوں گے اس کے بہترین نتائج آخرت میں دیکھ کر خوش ہو جائیں گے۔ انہیں اطمینان ہو جائے گا کہ دنیا میں ایمان اور صلاح و تقویٰ کی زندگی اختیار کر کے انہوں نے نفس اور اس کی خواہشات کی جو قربانیاں کیں، فرائض کو ادا کرنے میں جو تکلیفیں اُٹھائیں، احکامِ الٰہی کی اطاعت میں جو زحمتیں برداشت کیں، معصیتوں سے بچنے کی کوشش میں جو نقصانات اُٹھائے اور جن فائدوں اور لذّتوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیا، یہ سب کچھ فی الواقع بڑے نفع کا سودا تھا۔

10. In the Garden, which is elevated.	بہشت میں جو بلند و بالا ہے۔	فِیۡ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ ﴿۱۰﴾
11. They shall not hear therein idle talk. *5	نہیں سنیں گے اس میں لغو بات۔ *5	لَّا تَسۡمَعُ فِیۡہَا لَاغِیَۃً ﴿۱۱﴾

*5 This thing has been mentioned at several places in the Quran as a major blessing of Paradise. (For explanation, see E.N. 38 of Surah Maryam; E.N. 18 of Surah At-Toor; E.N. 13 of Surah Al-Waqiah; E.N. 21 of Surah An-Naba).

*5 یہ وہی چیز ہے جس کو قرآن مجید میں جگہ جگہ جنت کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے۔ (تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد سوم، مریم، حاشیہ ۳۸۔ جلد پنجم، الطور، حاشیہ ۱۸۔ الواقعہ، حاشیہ ۱۳۔ جلد ششم، النباء، حاشیہ ۲۱)۔

12. In it spring will be running.	اس میں چشمہ بہ رہا ہو گا۔	فِیۡہَا عَیۡنٌ جَارِیَۃٌ ﴿۱۲﴾
13. In there will be couches, raised high.	وہاں ہوں گے تخت اونچے اونچے۔	فِیۡہَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَۃٌ ﴿۱۳﴾

14. And goblets, placed orderly. *6	اور ساغر قرینے سے رکھے ہوئے۔ *6	وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾

*6 That is, filled goblets already supplied so that they do not have to ask for them.

*6 یعنی ساغر بھرے ہوئے ہر وقت اُن کے سامنے موجود ہوں گے۔ اِس کی حاجت ہی نہ ہوگی کہ وہ طلب کرکے انہیں منگوائیں۔

15. And cushions, ranged in rows.	اور گاؤ تکیے قطار در قطار لگے ہوئے۔	وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾
16. And fine carpets, spread out.	اور نفیس قالین بچھے ہوئے۔	وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾
17. Then do they not look at the camels, how they are created.	تو کیا نہیں وہ دیکھتے اونٹوں کی طرف کہ کیسے پیدا کئے گئے ہیں۔	اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وقفة
18. And at the sky, how it is raised high.	اور آسمان کیطرف کیسا بلند کیا گیا ہے۔	وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وقفة
19. And at the mountains, how they are firmly set.	اور پہاڑوں کی طرف کیسے جمائے گئے ہیں۔	وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وقفة
20. And at the earth, how it is spread out. *7	اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے۔ *7	وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ وقفة

*7 That is, if they deny the possibility of the Hereafter, have they never looked around themselves and considered how

the camels were created, how the heaven was raised high, how the mountains were firmly set and how the earth was spread out? When all these things could be created, and exist before them in their finished form, why can the Resurrection not take place? Why cannot a new world come about, and why cannot Hell and Heaven be possible? Only a foolish and thoughtless person would think that the coming into existence of only those things which he has found existing, on opening his eyes in the world, is possible, because they already exist. As for the things, which he has not yet observed and experienced, he should thoughtlessly pass the judgment that their coming into being is impossible. If he has any common sense, he should think as to how the things, which already exist, came into being? How did the camel possessing precisely the same characteristics as needed for the beast required by the desert dwellers of Arabia come into being? How did the sky whose atmosphere is filled with air to breathe in, whose clouds bring rain, whose sun provides light and warmth in the day, whose moon and stars shine at night, come into being? How did the earth spread out on which man lives and passes his life, whose products fulfill all his needs and requirements on whose springs and wells his life depends? How did the mountains rise up from the surface of the earth, which stand fixed with earth and stones of different colors and a variety of minerals in them? Has all this happened without the artistic skill of an All-Powerful, All-Wise Designer. No thinking and intelligent mind can answer this question in the negative. Unless it is stubborn

and obstinate, it will have to acknowledge that each one of these things was impossible, had not an Omnipotent, Wise Being made it possible. And when an All-Powerful, Wise Being created these things, there is no reason why the Hereafter should be regarded as remote from reason and impossible.

7*یعنی اگر یہ لوگ آخرت کی یہ باتیں سن کر کہتے ہیں کہ آخر یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا ہے ، تو کیا خود اپنے گرد و پیش کی دنیا پر نظر ڈال کر انہوں نے کبھی بھی نہ سوچا کہ یہ اُونٹ کیسے بن گئے ؟ یہ آسمان کیسے بلند ہوگیا؟ یہ پہاڑ کیسے قائم ہوگئے؟ یہ زمین کیسے بچھ گئی؟ یہ ساری چیزیں اگر بن سکتی تھیں تو اور بنی ہوئی ان کے سامنے موجود ہیں تو قیامت کیوں نہیں آسکتی؟ آخرت میں ایک دوسری دُنیا کیوں نہیں بن سکتی؟ دوزخ اور جنت کیوں نہیں ہو سکتیں؟ یہ تو ایک بے عقل اور بے فکر آدمی کا کام ہے کہ دنیا میں آنکھیں کھولتے ہی جن چیزوں کو اس نے موجود پایا ہے ان کے متعلق تو وہ یہ سمجھ لے کہ ان کا وجود میں آنا تو ممکن ہے کیونکہ یہ وجود میں آئی ہوئی ہیں ، مگر جو چیزیں اس کے مشاہدے اور تجربے میں ابھی نہیں آئی ہیں ان کے بارے میں وہ بے تکلف یہ فیصلہ کر دے کہ اُن کا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس کے دماغ میں اگر عقل ہے تو اسے سوچنا چاہیے کہ جو کچھ موجود ہے یہ آخر کیسے وجود میں آگیا ؟ یہ اُونٹ ٹھیک اُن خصوصیات کے مطابق کیسے بن گئے جن خصوصیات کے جانور کی عرب کے صحرا میں رہنے والے انسانوں کو ضرورت تھی؟ یہ آسمان کیسے بن گیا جس کی فضا میں سانس لینے کے لیے ہوا بھری ہوئی ہے، جس کے بادل بارش لے کر آتے ہیں، جس کا سورج دن کو روشنی اور گرمی فراہم کرتا ہے، جس کے چاند اور تارے رات کو چمکتے ہیں؟ یہ زمین کیسے بچھ گئی جس پر انسان رہتا اور بستا ہے، جس کی پیداوار سے اس کی تمام ضروریات پوری ہوتی ہیں، جس کے چشموں اور کنوؤں پر اس کی زندگی کا انحصار ہے ؟ یہ پہاڑ زمین کی سطح پر کیسے اُبھر آئے جو رنگ برنگ کی مٹی اور پتھر اور طرح طرح کی معدنیات لیے ہوئے جمے کھڑے ہیں؟ کیا یہ سب کچھ کسی قادرِ مطلق صانع حکیم کی کاری گری کے بغیر ہوگیا ہے؟ کوئی سوچنے اور سمجھنے والا دماغ اس سوال کا جواب نفی میں نہیں دے سکتا۔ وہ اگر ضدّی اور ہٹ دھرم نہیں ہے تو اسے ماننا پڑے گا کہ ان میں سے ہر چیز نا ممکن تھی اگر کسی زبردست قدرت اور حکمت والے

نے اسے ممکن نہ بنایا ہوتا۔ اور جب ایک قادر کی قدرت سے دنیا کی ان چیزوں کا بننا ممکن ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ جن چیزوں کے آئندہ وجود میں آنے کی خبر دی جا رہی ہے اُن کو بعید از امکان سمجھا جائے۔

21. So (O Prophet) remind, you are only an admonisher.	پس (اے نبی ﷺ) تم نصیحت کرتے رہو ۔ بس تم تو ہو ایک ناصح ۔	فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١
22. You are not over them a controller. *8	تم نہیں ہو ان پر داروغہ ۔ *8	لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢

*8 That is, if a person does not listen to reason, he may not. You have not been appointed to force the will of the deniers: your only task is to distinguish the right from the wrong for the people and warn them of the consequences of following the wrong way; so this is the task you should continue to perform.

*8 یعنی اگر معقول دلیل سے کوئی شخص بات نہیں مانتا تو نہ مانے۔ تمہارے سپرد یہ کام تو نہیں کیا گیا ہے کہ نہ ماننے والوں سے زبردستی منواؤ۔ تمہارا کام صرف یہ ہے کہ لوگوں کو صحیح اور غلط کا فرق بتا دو اور غلط راہ پر چلنے کے انجام سے خبردار کر دو۔ سو یہ فرض تم انجام دیتے رہو۔

23. But him who turned away and disbelieved.	مگر وہ جس نے منہ پھیرا اور انکار کیا۔	اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝٢٣
24. Then will punish him Allah with the greatest punishment.	تو عذاب دے گا اسکو اللہ بہت بڑا عذاب ۔	فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝٢٤
25. Indeed, to Us is their return.	بیشک ہمارے پاس ان کا لوٹنا ہے	اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝٢٥

26. Then indeed, upon Us is their account.	پھر بیشک ہم پر ہے انکا حساب ۔	ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا حِسَابَهُمۡ ﴿۲۶﴾